ہفتہ وار رسالہ:414
WEEKLY BOOKLET:414

شُکر کی برکتیں

(صفحات:16)

نعمتوں کی یاد سے محبتِ الٰہی میں اضافہ 04
ہلاکت سے محفوظ 08
ایک شخص کی برکت سے سب کی حاجتیں پوری 09
وظائف کے اثر کرنے میں شرائط 13

پہلے اسے پڑھئے

عاشقانِ رسول کی دینی تنظیم دعوتِ اسلامی کی مجلس ”المدینۃُ العلمیہ (اسلامک ریسرچ سینٹر)“ کی جانِب سے چند سال پہلے دو کتابیں ”اَلشُّکْرُ لِلّٰہ“ (اُردو نام: شکر کے فضائل) اور ”جلد بازی کے نقصانات“ جاری ہوئی، ان دونوں کتابوں کا پڑھنا ہر مسلمان کے لئے بہت فائدے مند ہے۔ ”اَلشُّکْرُ لِلّٰہ“ کتاب تقریباً ساڑھے گیارہ سو سال پہلے کے عظیم بزرگ حضرتِ امام ابو بکر عبدُ اللہ بن محمد قُرَشی المعروف امام اِبنِ اَبی دنیا رحمۃُ اللہِ علیہ کی ہے جس کا اردو نام شکر کے فضائل ہے جبکہ کتاب ”جلد بازی کے نقصانات“ المدینۃُ العلمیہ کے شعبے ”اصلاحی کُتُب“ کی طرف سے تیار کی گئی۔ یہ دونوں کتابیں اپنے موضوع اور مضمون کے اعتبار سے بہت پیاری ہیں۔ امیرِ اہلِ سنّت بانیِ دعوتِ اسلامی حضرتِ علامہ مولانا محمد الیاس عطّار قادری دامت بَرَکاتُہمُ العالیہ نے مدنی مذاکرے میں چند بار شکر کے فضائل کتاب پڑھنے کی ترغیب ارشاد فرمائی ہے۔ الحمدُ للہ! اس رسالے میں ان دونوں کتابوں کے مختلف مقامات سے چند اہم باتیں جمع کی گئی ہیں۔ اس رسالے کے پڑھنے سے علمِ دین کا شوق رکھنے والوں کا دونوں کتابیں پڑھنے کا ذہن بنے گا۔ رِضائے الٰہی اور حُصولِ ثواب کے لئے خود بھی پڑھئے اور اپنے مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے تقسیم بھی کیجئے۔ اللہ پاک اِن کتابوں پر کام کرنے والوں کے علم و عمل میں خوب برکتیں عطا فرمائے اور ہمیں ان کتابوں کے فیضان سے مالا مال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

طالبِ غمِ مدینہ وبقیع وبے حساب مغفرت

ابو محمد طاہر عطاری مَدَنی عُفِیَ عَنْہُ

شعبہ ہفتہ واررسالہ مطالعہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن ط
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

شکر کی برکتیں

دُعائے عطّار: یارَبِّ کریم! جو کوئی 16 صفحات کا رسالہ ”شکر کی برکتیں“ پڑھ یا سُن لے اُسے ہر حال میں صبر و شکر کرنے والا بنا اور اسے ماں باپ اور خاندان سمیت بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ خَاتَمِ النَّبِیّٖن صلّی اللہُ علیہِ واٰلہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْہُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جو شخص یوں دُرودِ پاک پڑھے اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (الترغیب والترہیب، 2/329، حدیث:30)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ❀❀❀ صَلَّی اللّٰہُ علٰی مُحَمَّد

”شکر کے فضائل“ کتاب سے چند اہم باتیں

❁.... عظیم تابعی بزرگ حضرتِ امام حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: بے شک اللہ پاک جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی کو ان کے لئے عذاب بنا دیتا ہے۔ (شکر کے فضائل، ص10)

❁.... مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ حضرت مولیٰ علی رضی اللہُ عنہ نے اہلِ ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: بیشک نعمت کا تعلّق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلّق نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ پاک کی طرف سے نعمتوں کی زیادتی اس وقت تک نہیں رُکتی جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رُک جائے۔
(شکر کے فضائل، ص11)

نعمت موت تک باقی رہے گی

حضور نبیِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ پاک کسی بندے کو اہل، مال اور اولاد کی صورت میں کوئی نعمت عطا کرے پھر وہ کہے: مَا شَآءَ اللّٰہُ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ یعنی جو اللہ پاک چاہے، نیکی کرنے کی طاقت اسی کی توفیق سے ہے۔(یعنی شکر ادا کرے) تو وہ اس میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔

(شعب الایمان، 4/89، حدیث:4369)(شکر کے فضائل، ص20)

شکر کی بنیاد

شکر کی اَصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقتِ شکر، یہ ہے کہ مُنْعِم (یعنی نعمت دینے والے) کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا خُوگر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ پاک کی نعمتوں اور اُس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اُس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اِس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ پاک کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت برتر ہے اور اِس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنْعِم کی مَحبّت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف اِلْتِفات (یعنی توجّہ) باقی نہ رہے، یہ مقام صِدّیقوں کا ہے۔ اللہ پاک اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔(شکر کے فضائل، ص21)

نعمت پر نعمت

حضرتِ ابو عَقیل رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ بکر بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”بندہ جب بھی الحمدُ للہ! کہتا ہے تو الحمدُ للہ کہنے کی برکت سے اُس کے لئے نعمت لازم ہو جاتی ہے۔“میں نے پوچھا: اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟(ارشاد فرمایا:) اس

کا بدلہ بھی بندے کا الحمدُ للہ! کہنا ہے۔ پس (یہ کہتے ہی اس کے پاس) ایک اور نعمت آجائے گی کیونکہ اللہ پاک کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔ (شکر کے فضائل، ص23)

نعمتوں کی یاد سے محبّتِ الٰہی میں اضافہ

حضرتِ ابو سلیمان واسطی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبّت پیدا ہوتی ہے۔ (شکر کے فضائل، ص28)

بارگاہِ ربُّ العزّت میں حاضری

حضرتِ عبدُ اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ فرماتے ہیں: بیشک اللہ پاک قیامت کے دن اپنے بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر کرکے اسے اپنی نعمتیں شمار کرائے گا (اتنا بیان کرنے کے بعد حضرتِ عبد اللہ بن سلام رضی اللہُ عنہ بہت روئے پھر فرمایا: میں امّید کرتا ہوں کہ اللہ پاک بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر فرمانے کے بعد عذاب نہیں دے گا۔ (شکر کے فضائل، ص30)

خوف کی بات

اللہ پاک کے پیارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم دیکھو کہ اللہ پاک بندے کو اس کی نافرمانی کے باوجود اس کی خواہشات کے مطابق عطا کررہا ہے تو یہ اُس کی طرف سے اس کو ڈھیل ہے۔ (مسند احمد، 6/122، حدیث: 17313) (شکر کے فضائل، ص34)

حضرتِ داؤد علیہ السّلام کا شکر

حضرتِ داؤد علیہ السّلام نے اللہ پاک کی اس طرح حمد کی: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ حَمْدًا کَمَا یَنْبَغِیْ لِکَرَمِ وَجْہِ رَبِّیْ جَلَّ جَلَالُہٗ" (یعنی اللہ پاک کے لئے ایسی حمد ہے جیسی اس کی عزّت کے شایانِ شان ہے) تو اللہ پاک نے آپ علیہ السّلام کی طرف وحی فرمائی: اے داؤد! تم نے

فرشتوں کو مَشَقَّت میں ڈال دیا ہے۔(یعنی ایسی حمد فرشتے بھی نہیں کرسکے)
(شکر کے فضائل، ص36)(شعب الایمان،4/139، حدیث:4582بتغیرٍ)

ذِکرِ الٰہی سے زبان تر

حضرتِ موسیٰ کلیمُ اللہ علیہ السّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ پاک! تیرا شکر کس طرح ادا کرنا چاہئے؟ ارشاد ہوا: اے موسیٰ! تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔(شکر کے فضائل، ص38)

آہ! نافرمانی پر بھی انعامات کی بارش

حضرتِ مالک بِن دینار رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! تجھ پر میری بھلائی نازل ہوتی ہے لیکن میرے پاس تیرا شر پہنچتا ہے، میں نعمتوں کے ذریعے تجھ سے مَحبّت کا اظہار کرتا ہوں اور تو میری نافرمانیاں کرکے میرے ذکر سے غافل رہتا ہے اور عزت والا فرشتہ ہمیشہ تیرا بُرا عمل ہی میرے پاس لے کر حاضر ہوتا ہے۔(شکر کے فضائل، ص39)

مغفرت کی خوشخبری

فرمانِ آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم: اللہ پاک کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس بات کا یقین کرلیتا ہے کہ یہ اللہ پاک کی طرف سے ہے تو اللہ پاک اُس کے لئے اُس نعمت کا شکر ادا کرنا لکھ دیتا ہے اور جب اللہ پاک گناہ پر بندے کی شرمندگی دیکھتا ہے تو اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے ہی اسے بخش دیتا ہے اور جب کوئی شخص دینار کے عوض کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اللہ پاک کا شکر ادا کرتا ہے تو اس سے پہلے کہ کپڑے اس کے گھٹنوں

تک پہنچیں اللہ پاک اس کی مغفرت فرمادیتا ہے۔

(مستدرک،2/196،حدیث:1937بتغیرٍ قلیلٍ)(شکر کے فضائل، ص41)

بخش دیا جاتا ہے

حضرتِ مُعاوِیہ بِن قُرَّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے اُسے بخش دیا جاتا ہے اور جو کھانا کھاتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے وہ بھی بخشا جاتا ہے اور جو پانی پیتے وقت بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہ کہہ لے اس کی بھی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔(شکر کے فضائل، ص41)

نبیِ کریم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم کا فرمانِ برکت نشان ہے:جب اللہ پاک کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اس پر اپنی نعمت کا اَثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔

(معجم کبیر،18/135،حدیث:281)(شکر کے فضائل، ص43)

خوف کی بات

اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:اے ابنِ آدم!جب تُو اس حال میں میری نعمتوں میں پلے کہ میری نافرمانی میں بھی لوٹ پوٹ ہوتا ہے تو مجھ سے ڈر کہ کہیں تجھے تیرے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر دوں۔ اے ابنِ آدم! مجھ سے ڈر اور جہاں چاہے سو۔

(شعب الایمان،4/143،حدیث:4535)(شکر کے فضائل، ص45)

شُکر ادا کرنے والا قُلی (واقعہ)

حضرتِ بکر بن عبد اللہ رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک قُلی (یعنی بوجھ اُٹھانے والے) سے ملا جو وزن اُٹھائے ہوئے اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہے جارہا تھامیں اُس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا جب اُس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اُتار دیا تو میں نے اُس سے

پوچھا: کیا تم اس سے اچھا کوئی کام نہیں کر سکتے ؟اس نے کہا: کیوں نہیں! میں اچھا کام کر سکتا ہوں، قرآنِ پاک پڑھ سکتا ہوں لیکن بندہ چونکہ نعمت اور گناہ کے درمیان رہتا ہے اس لئے میں اس کی کامل نعمتوں پر اُس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔ میں نے کہا: یہاں کا قُلی بھی بکر بن عبد اللہ سے زیادہ سمجھدار ہے۔ (شکر کے فضائل، ص48)

پانی کا شکر

اللہ پاک کے پیارے پیارے آخری نبی صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم پانی نوش فرماتے تو یہ کلمات کہتے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ جَعَلَہٗ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِہٖ وَلَمْ یَجْعَلْہُ مِلْحًا اُجَاجًا بِذُنُوْبِنَا" ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے محض اپنی رحمت سے اسے (یعنی پانی کو) میٹھا نہایت شیریں بنایا اور ہمارے (یعنی اُمّت کے) گناہوں کی وجہ سے اسے کھاری، نہایت تَلْخ (یعنی کڑوا) نہ بنایا۔ (کتاب الدعاء للطبرانی، ص280، حدیث:280)(شکر کے فضائل، ص50)

عافیت اور شُکر

ایک عالِمِ دِین کا فرمان ہے: میں نے اپنے معاملے میں غور و فکر کیا تو عافیت و شکر کے علاوہ کسی بھلائی کو شر سے خالی نہ پایا۔ بہت سے لوگ مصیبت میں بھی شاکر رہتے ہیں اور کئی لوگ عافیت میں ہونے کے باوجود شکر گزار نہیں ہوتے۔ پس جب تم خدا سے مانگو تو یہ دونوں مانگو۔ (شکر کے فضائل، ص53)

عیب چھپے ہوئے ہیں

حضرتِ سفیان ثَوری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: (اللہ پاک کی طرف سے بندے کے عیوب کی) پردہ پوشی، عافیت کی علامت ہے۔ (شکر کے فضائل، ص53)

ہلاکت سے محفوظ

حضرتِ ابو العالیہ رُفَیْع بِن مِہْرَان رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے اُمّید ہے کہ نعمت پر اللہ پاک کا شکر ادا کرنے والا اور گناہ کی معافی مانگنے والا بندہ ہلاک نہیں ہو گا۔

(شکر کے فضائل، ص57)

نعمت کی قدر

اللہ پاک کے محبوب صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اللہ پاک کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہے تو اپنے سے کم نعمت والوں کو دیکھے، زیادہ والوں کو نہ دیکھے۔

(مسلم، ص1211، حدیث:7430)(شکر کے فضائل، ص58)

آئینہ دیکھ کر پڑھنے کی دعا

نبیِ مُکَرَّم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب آئینے میں اپنا رُخِ اَنور دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے: ’’اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوّٰی خَلْقِیْ فَعَدَلَہٗ وَکَرَّمَ صُوْرَۃَ وَجْھِیْ وَحَسَّنَھَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ‘‘ یعنی تمام تعریفیں اللہ پاک کے لئے ہیں جس نے درست طریقے سے میری تخلیق فرمائی، میرے چہرے کو مُکَرَّم اور خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل رکھا۔

(شعب الایمان، 4/111، حدیث:4458)(شکر کے فضائل، ص71)

مصیبت میں نعمت

حضرتِ حبیب بِن عُبَیْد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک بندے کو کسی بھی مصیبت میں مبتلا فرماتا ہے تو اس میں اس کی نعمت بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اللہ پاک نے اس کو اس سے سخت مصیبت میں مبتلا نہیں فرمایا (حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس سے بھی سخت مصیبت میں گرفتار کرتا)۔

(شکر کے فضائل، ص76)

مصیبت آنے کا سبب

حضرتِ وَہب بن مُنَبِّہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مصیبت اس لیے نازل ہوتی ہے تاکہ اِس کے سبب بندہ رب کی بارگاہ میں دُعا کرے۔(شکر کے فضائل، ص77)

نعمتوں پر شکر کرنا رب کو پسند ہے

تمہارا رب اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم خود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ۔ وہ تم پر پہلے بھی احسان کرتا رہا اب بھی کرے گا۔ اللہ پاک کی قسم! اس کا شکر ادا کرنا بندوں کو بدلہ دینے سے بہت آسان ہے کیونکہ وہ بندوں سے اتنے شکر پر راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی حمد کریں۔(شکر کے فضائل، ص80)

ایمان پر شُکرِ الٰہی

حضرتِ احمد رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ ابو معاویہ اَسْوَد رحمۃُ اللہِ علیہ سے عرض کی: اے ابو معاویہ! ایمان اللہ پاک کی کتنی بڑی نعمت ہے؟ ہم اس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سے یہ نعمت واپس نہ لے۔ اُنہوں نے ارشاد فرمایا: نعمت عطا کرنے والے پر حق ہے کہ وہ جس کو نعمت عطا فرمائے پوری عطا فرمائے۔ حضرتِ ابو معاویہ اَسْوَد یَمان رحمۃُ اللہِ علیہ نے فرمایا: اللہ پاک سب سے بڑا کریم ہے کہ جو نعمت عطا فرماتا ہے پوری عطا فرماتا ہے۔ کوئی عمل کرواتا ہے تو قبول فرماتا ہے۔(شکر کے فضائل، ص 81)

ایک شخص کی برکت سے سب کی حاجتیں پوری

حضرتِ عبدالرّحمٰن بن زید بن اسلم رحمۃُ اللہِ علیہ ارشاد فرماتے ہیں: اجتماع میں (کبھی) ایک شخص (ایسا ہوتا ہے کہ وہ) اللہ پاک کی حمد کرتا ہے تو تمام شرکائے اجتماع کی حاجتیں

پوری کر دی جاتی ہیں۔(شکر کے فضائل، ص82)

سب سے چھوٹی نعمت

حضرتِ ابو ایّوب احمد بن محمد بن جابر قُرَشی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ داوٗد علیہ السّلام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: اے اللہ پاک! مجھے اپنی سب سے چھوٹی نعمت کے متعلّق خبر دے تو اللہ پاک نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: اے داوٗد! سانس لو اُنہوں نے سانس لیا تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا کہ یہ تم پر میری سب سے چھوٹی نعمت ہے۔(شکر کے فضائل، ص83)

کھانے کی نعمتوں کا حساب نہ ہو گا

حضرتِ تمیم بن سَلَمہ رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے: جب بندہ کھانے کی ابتدا میں بِسْمِ اللہ پڑھے اور آخر میں اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہے تو اس سے کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہو گا۔(شکر کے فضائل، ص89)

میرا شکر ادا کیا جائے

عظیم تابعی بزرگ حضرتِ حَسَن بَصری رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ اللہ پاک نے جب حضرتِ آدم علیہ السّلام کو پیدا کیا تو ان کی دائیں کروٹ سے جَنّتیوں کو اور بائیں کروٹ سے دوزخیوں کو نکالا اور وہ زمین پر چلنے لگے۔ ان میں سے کچھ اندھے، کچھ بہرے اور کچھ مصیبت زدہ تھے تو حضرتِ آدم علیہ السّلام نے عرض کی: اے میرے رب! تو نے میری اَولاد کو ایک جیسا پیدا نہیں فرمایا؟ تو اللہ پاک نے ارشاد فرمایا: اے آدم! میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔(شکر کے فضائل، ص92)

آئینہ دیکھ کر پڑھنے کی ایک اور دعا

حضرتِ امام محمد باقر رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: نبیِ پاک صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم جب آئینہ دیکھا کرتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاَحْسَنَ خَلْقِیْ وَخُلُقِیْ، وَزَانَ مِنِّیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ“ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ پاک کے لیے ہیں جس نے مجھے پیدا کیا، میری صورت اور میرے اخلاق کو بہترین بنایا اور مجھے زینت سے نوازا جبکہ دوسروں کو عیب سے۔(شعب الایمان،4/111، حدیث:4459) (شکر کے فضائل، ص99)

جہنمیوں پر بھی احسان

حضرتِ عبدُاللہ بن قاسم رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں کہ بے شک جَہَنَّمیوں پر بھی اللہ پاک کا احسان ہے اور وہ اس طرح کہ اگر اللہ پاک چاہتا تو انہیں اِس سے بھی سخت عذاب میں مبتلا فرماتا۔(شکر کے فضائل، ص101)

پانی پینے والے پر شکر کرنا لازم ہے

تمام مسلمانوں کی پیاری امّی جان حضرتِ بی بی عائشہ صدّیقہ رضی اللہُ عنہا فرماتی ہیں کہ جو بندہ خالص (ٹھنڈا اور میٹھا) پانی پیئے اور وہ بغیر تکلیف کے (جسم میں) داخل ہو اور بغیر تکلیف کے باہر بھی نکل آئے تو اس پر شکر لازم ہے۔(شکر کے فضائل، ص104)

ایک عقلمند کا خط

حضرتِ علی بن عبد الرّحمٰن رحمۃُ اللہِ علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک عقلمند شخص نے اپنے بھائی کے نام مکتوب (خط) لکھا: (جس کا مضمون یہ ہے) اے میرے بھائی! ہم اللہ پاک کی اس قدر نعمتوں کے ساتھ صبح کرتے ہیں کہ انہیں شمار نہیں کر سکتے حالانکہ ہماری نافرمانیاں

بہت زیادہ ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ کس بات پر اللہ پاک کا شکر ادا کریں، مسلسل ملنے والی نعمتوں پر یا اس بات پر کہ اس نے ہماری برائیاں چُھپا رکھی ہیں۔(شکر کے فضائل، ص105)

جَلد بازی کی تعریف

سوچے سمجھے بغیر کوئی کام کرنا "جلد بازی" کہلاتا ہے۔ اِسے عُجْلَت بھی کہتے ہیں۔ اگر انسان اپنے کاموں کو سوچ بچار اور غور و فِکر کے بعد شروع کرے تو اسے تَوَقُّف (یعنی ٹھہراؤ) کہتے ہیں اور کام کو ٹھہر ٹھہر کر آرام سے کرنا تاکہ کام بہتر طریقے سے اَنجام کو پہنچے اسے تَحَمُّل وبُرُدْباری (اَناۃ) کہتے ہیں۔ بیج کو پودا، پودے کو درخت اور درخت کو پھلدار بننے میں تھوڑا وَقت تو لگتا ہے۔(جلد بازی کے نقصانات، ص11، 12)

اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھنا

جب تک کسی کام میں بَصیرت (یعنی آگاہی) حاصِل نہ ہو تو اُس میں جلد بازی نہیں کرنی چاہیے۔ کیونکہ جلد بازی میں انسان اچھائی کو برائی اور برائی کو اچھائی سمجھتا ہے۔
(جلد بازی، ص14، 15 ملتقطا)

عربی مقولہ ہے: "اِنْ لَّمْ تَسْتَعْجِلْ تَصِلْ" یعنی اگر تم جلد بازی نہیں کروگے تو اپنی مَنزلِ مقصود کو پہنچ جاؤگے۔(جلد بازی کے نقصانات، ص17)

جو آدمی تجربات سے فائدہ نہ اُٹھائے وہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص18)

جلد بازی کو اُمُّ النَّدَامَۃِ (یعنی ندامت کی ماں) کہا گیا ہے۔(جلد بازی کے نقصانات، ص18)

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلم سے ملتی جلتی نَماز

حضرتِ امام مالک نے حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہما کے پیچھے نماز پڑھی انہیں

ان کی نماز بہت پسند آئی اور فرمایا: میں نے اس نوجوان سے بڑھ کر رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ والہٖ وسلم سے مِلتی جُلتی نَماز پڑھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔(جلد بازی کے نقصانات، ص28)

بلا شُبہ اتنی تجوید جس سے تَصحیحِ حُرُوف ہو (یعنی قواعدِ تجوید کے مطابق حروف کو درست مَخارِج سے ادا کر سکے) اور غلط خوانی (یعنی غلط پڑھنے) سے بچے فرضِ عین ہے۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص36)

تراویح میں امام کو قراءت میں پریشان کرنا

اپنا حِفظ جتانے کیلئے ذرا ذرا شبہ پر روکنا رِیا ہے۔ امام کو پریشان کرنے کیلئے بار بار لقمہ دینا حقیقۃً فعلِ یہود اور لَا تَسۡمَعُوۡا لِھٰذَا الۡقُرۡاٰنِ وَالۡغَوۡا فِیۡہِ کے حکم میں داخل۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص 43،42 مُلتقطاً و مُلخصاً)

وظائف کے اثر کرنے میں شرائط

﴿1﴾ حُسنِ اِعتِقاد (یعنی پکا یقین) ﴿2﴾ صبر و تحمل ﴿3﴾ باجماعت نماز کی پابندی۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص55 ملخّصاً)

عظیم صحابیہ حضرتِ اَسما بنتِ ابو بکر صدّیق رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں: نکاح کرنا عورت کو کنیز بنانا ہے لہٰذا غور کر لینا چاہیے کہ وہ اپنی بیٹی کو کہاں بیاہ رہا ہے۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص58)

طویل کوشش کے باوجود کسی شعبے میں کامیابی نہ ملے تو سمجھدار اسلامی بھائی سے مشورہ کر کے شعبہ تبدیل کر لیں۔(جلد بازی کے نقصانات، ص75)

لذّت کی وجہ سے گناہ کرنا

لذّت کی وجہ سے گناہ نہ کرو، لذّت ختم ہو جائے گی گناہ باقی رہ جائے گا اور مَشَقَّت کی

وجہ سے نیکی نہ چھوڑو، مشقت ختم ہو جائے گی نیکی باقی رہ جائے گی۔
(جلد بازی کے نقصانات، ص89)

جاہل کی صفات

❁.... کَثْرَةُ الْاِلْتِفَاتِ وَ سُرْعَةُ الْجَوَابِ یعنی بہت زیادہ اِدھر اُدھر دیکھنے اور جواب دینے میں جلدی کرنے والا۔ (جلد بازی کے نقصانات، ص94)

اِعْتِماد کی فَضا کا خاتِمہ

❁.... کسی مذہبی تحریک سے وابستہ افراد میں بدگُمانی آجائے تو نِگران وماتحت کے درمیان اعتماد کی فضا ختم ہو جاتی ہے، بعض اوقات کام دیکھنے میں بُرا لگتا ہے مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ ممکن ہے کہ کرنے والا اسے بُھول کر کر رہا ہو یا دیکھنے والا ہی غلطی پر ہو۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص94)

❁.... دیر سے پہنچنا نہ پہنچنے سے بہتر ہے۔ (جلد بازی کے نقصانات، ص103)

❁.... جلد بازی بنا بنایا کھیل بگاڑ دیتی ہے۔ (جلد بازی کے نقصانات، ص108)

اصلاح کا انداز

❁.... صحابیِ رسول حضرتِ ابو درداء رضی اللہُ عنہ نے فرمایا: لوگوں کے سامنے کسی کو سمجھانا ذلیل کرنا ہے جبکہ تنہائی میں سمجھانا مُزَیَّن (یعنی سنوارنا) کرنا ہے۔ (جلد بازی کے نقصانات، ص108)

خواہش کا جواب

❁.... حضرتِ عمر بن عبد العزیز رحمۃُ اللہِ علیہ سے پوچھا گیا مَاتَشْتَهِیْ؟ یعنی آپ کی کیا خواہش ہے؟ فرمایا: مَایَقْضِی اللّٰہُ یعنی جو اللہ پاک کا حکم ہو۔ (جلد بازی کے نقصانات، ص109)

انسان کے فضل و کمال کا جوہر (یعنی قابلیت) بولنے کے بعد ہی ظاہر ہوتا ہے۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص119)

حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے فرمایا: کام تدبیر (یعنی سوچ بچار) سے اِختیار کرو، پھر اگر اس کے اَنجام میں بھلائی دیکھو تو کر گزرو اور اگر گمراہی کا خوف کرو تو باز رہو۔

(شرح السنۃ للبغوی، 6/545، حدیث: 3494)

شرحِ حدیث: جو کام کرنا ہو پہلے اس کا اَنجام سوچو پھر کام شروع کرو، اگر تمہیں کسی کام کے اَنجام میں دینی یا دنیاوی خرابی نظر آئے تو کام شروع ہی نہ کرو اور اگر شروع کر چکے ہو تو باز رہ جاؤ اسے پورا نہ کرو۔ (مراٰۃ المناجیح، 6/626 ملخصاً) (جلد بازی کے نقصانات، ص128)

حدیثِ پاک میں ہے: اطمینان ہر چیز میں ہو سوائے آخرت کے کام میں۔

(ابوداؤد، 4/335، حدیث: 4810) (جلد بازی کے نقصانات، ص136)

شیطان کارِ خیر (یعنی بھلائی کے کام) میں تاخیر کروا کر پھر اس سے رکوا دیتا ہے۔

(جلد بازی کے نقصانات، ص136)

جنابت (یعنی غسل فرض ہونے) کی حالت میں کم از کم وضو کر کے سوئیے[1]۔ حدیث پاک ہے: جس گھر میں جنبی (یعنی بے غُسلا) ہو وہاں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔

(ابوداود، 1/109، حدیث: 227) (جلد بازی کے نقصانات، ص146)

حدیثِ پاک میں ہے: توبہ میں تاخیر سے بچو کہ موت جلد آجاتی ہے۔

(الترغیب والترہیب، 4/48، رقم: 18) (جلد بازی کے نقصانات، ص147)

---

1 ... بہار شریعت میں ہے: جس پر غُسل واجب ہے اسے چاہیے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے اگر اتنی دیر کر چکا کہ نماز کا آخر وقت آگیا تو اب فوراً نہانا فرض ہے، اب تاخیر کریگا گنہگار ہوگا۔ (مزید تفصیلات کے لئے بہارِ شریعت جلد 1، حصہ 2: ص325 کا مطالعہ کیجئے)

www.dawateislami.net

کسی کی اِصلاح میں دیر نہ کیجئے

❁..... کسی کو بُرائی میں مُبتَلا دیکھ کر اَحسن انداز میں نَرمی اور شفقت کے ساتھ اس کی اِصلاح میں دیر نہ کیجئے۔(جلد بازی کے نقصانات، ص155)

❁..... اگر نمازِ جمعہ سے قبل جنازہ تیار ہو جائے تو جماعتِ کثیر کا انتظار نہ (کرنا) چاہئے بلکہ جنازہ پڑھ لیجئے۔(جلد بازی کے نقصانات، ص156)

فہرست

عنوان	صفحہ	عنوان	صفحہ
پہلے اسے پڑھئے	01	مصیبت آنے کا سبب	09
درود شریف کی فضیلت	02	سب سے چھوٹی نعمت	10
شکر کی بنیاد	03	جہنمیوں پر بھی احسان	11
نعمت پر نعمت	03	ایک عقل مند کا خط	11
نعمتوں کی یاد سے محبتِ الٰہی میں اضافہ	04	جلد بازی کی تعریف	12
خوف کی بات	04	وظائف کے اثر کرنے میں شرائط	13
مغفرت کی خوشخبری	05	جاہل کی صفات	14
شکر ادا کرنے والا قلی(واقعہ)	06	اصلاح کا انداز	14
پانی کا شکر	07	کسی کی اصلاح میں دیر نہ کیجئے	16
ہلاکت سے محفوظ	08		

www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

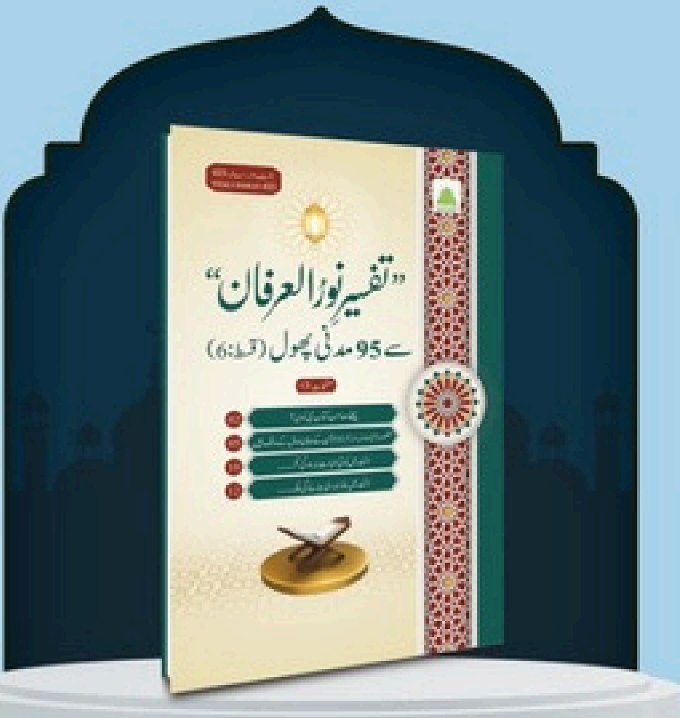

978-969-722-801-0
01082563

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی
UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278
www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net
feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net